ظفر احمد
استاد شعبہ اردو،نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد

ایڈورڈ سعید کی تنقیدِ مغرب

Zafar Ahmed
Department of Urdu, National University of Modern languages, islamabad

Edward Said's Criticism of West

Middle East, Palestine in particularly due to its historical, cultural and religious significance has always been a core subject of Urdu literature. During the last quarter of 20th century Edward Said's work on this topic has been published. Because of its significance and relativeness many translators have translated his works into Urdu. In this article Edwards' criticism of west is discussed in the light of his three books.

اردو ادب میں مشرق وسطیٰ خصوصاً سرزمین فلسطین کا ذکر کئی حوالوں سے موجود ہے۔اردو ادیبوں نے اس خطے کو اس کی تاریخی، تہذیبی اور مذہبی اہمیت کے علاوہ عصر حاضر کی تحریکِ آزادی اور جدوجہد کی بنا پر بھی اپنی تحریروں میں شامل کیا ہے۔اردو مترجمین بھی اس موضوع کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر دیگر زبانوں میں اس موضوع پر موجود مباحث کو اردو میں منتقل کرنے کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔اس ضمن میں ایڈورڈ سعید (۱۹۳۵ءتا ۲۰۰۳ء) کے کام سے اردو دنیا کو متعارف کرانے کے لیے مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد اور مترجمین محمد عباس (شرق شناسی)، یاسر جواد (ثقافت اور سامراج) اور ظہیر جاوید (اسلام اور مغربی ذرائع ابلاغ) کی مساعی واضح ہیں۔

ایڈورڈ ودیع سعید جو یکم مئی ۱۹۳۵ء کو فلسطین میں پیدا ہوئے اور ۲۵ ستمبر ۲۰۰۳ء کو نیویارک میں وفات پائی (۱)، ایک ادبی تھیورسٹ (Theorist)، ثقافتی نقاد اور سب سے بڑھ کر فلسطین کے لیے کام کرنے والے وکیل تھے۔ وہ کولمبیا یونیورسٹی میں انگریزی اور تقابلی ادبیات کے استاد تھے، اس کے ساتھ ساتھ وہ نوآبادیات ازم کے بانیوں میں سے بھی تھے۔ رابرٹ فسک کے مطابق وہ فلسطین کی سب سے طاقتور سیاسی آواز تھی۔ (۲)

بیسویں صدی کی ربع آخر میں سامنے آنے والے ایڈورڈ سعید کے کام اور ان کے دیرپا اثرات سے مستقبل کا محقق صرف نظر نہیں

کر سکتا ہے۔ان کی کتاب 'شرق شناسی' جو ۱۹۷۸ء میں طبع ہوئی کا علمی مقام یقیناً بلند ہے۔'شرق شناسی' کو مشرق وسطیٰ کے مطالعہ میں ایک انقلاب کی سی حیثیت حاصل ہے۔اس کتاب نے اس موضوع کے مطالعے کو کئی نئی سمتیں دیں۔جن میں نوآبادیات ازم کے نظریہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔اس کے علاوہ مشرق وسطیٰ کی تاریخ،سیاسیات،ثقافت اور زبان پر بھی مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔اس کتاب کے وسیلے سے دراصل سعید نے ان سوالوں کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے کہ جب بھی مغرب میں اس خطے کا نام لیا جاتا ہے تب ذہن میں ایک خاص تصویر کیوں ابھرتی ہے۔ایک مخصوص عقیدے اور ماحول کی تصویر،حالانکہ وہ کبھی بھی مشرق وسطیٰ نہیں گیا ہوتا۔مخصوص لباس اور حلیے میں ایک عرب کی شبیہ جب کہ کسی عرب سے بھی اس کی ملاقات نہیں ہوئی ہوتی۔عام لفظوں میں 'شرق شناسی' کا بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا دوسرے لوگوں،اجنبیوں کو ان کی جلد کے رنگ کی بنا پر سمجھا جا سکتا ہے؟ سعید کے مطابق انگریزوں اور فرانسیسیوں کی نوآبادکاریاں اور اس مقصد کے لیے اپنائی گئی دیرپا منصوبہ بندی نے مشرق کی خاص تصویر کشی میں سب سے اہم کردار ادا کیا۔حالانکہ وہ جا بجا ایسے مستشرقین کے حوالے بھی دیتا ہے جنھوں نے اپنی تحریروں اور پینٹنگز میں مشرق کی نہایت خوبصورت اور سچی عکاسی کی ہے۔(۳) محمد عباس نے ایک مشکل موضوع پر لکھی گئی کتاب کو جس میں جا بجا فلسفیانہ،سیاسی،تاریخی اور ادبی حوالے اور اصطلاحیں استعمال ہوئی ہیں، اردو میں منتقل کیا ہے۔

یاسر جواد نے 'ثقافت اور سامراج' کے نام سے سعید کی دوسری کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔خود دیباچے میں مترجم کے الفاظ ہیں کہ اس کا انداز تحریر پیچیدہ اور سمجھنے میں کوشش کا متقاضی ہے۔(۴) کتاب ہذا بھی سعید کی مشرق تفہیم کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔'شرق شناسی' میں سعید نے اپنی بحث نوآبادیات کی تشکیل،اس کے عوامل اور اثرات تک محدود رکھی تھی۔'ثقافت اور سامراج' میں سعید نے نوآبادیات کے خلاف اٹھنے والے مزاحمتی رویوں پر مخصوص علاقائی،مذہبی اور ثقافتی حوالوں سے بات کی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ وہ نوآبادیوں کو ملنے والی آزادی،وہاں پر قوم پرستی کے ظہور،استبدادی حکومتوں کے قیام اور جاری نوآبادیاتی رویوں کو سمجھنے کے لیے بطور پس منظر انیسویں صدی کی نوآبادیت اور بیسویں صدی کی امریکی سامراجیت کے مطالعہ کو ناگریز گردانتا ہے۔

'اسلام اور مغربی ذرائع ابلاغ'ایڈورڈ سعید کی اردو میں منتقل ہونے والی تیسری کتاب ہے۔ظہیر جاوید اس کتاب کے مترجم ہیں۔یہ کتاب ۱۹۸۱ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی تھی۔زیر نظر مضمون سعید کی تنقید مغرب کا خصوصاً مذکورہ کتاب کے حوالے سے جائزہ لینے کی کوشش ہے۔اس کتاب میں دراصل سعید نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ مغرب اور مغربی میڈیا اسلام کو کیسے دیکھتا ہے۔سعید کے مطابق یہ کتاب اس سلسلے کی تیسری اور آخری کتاب ہے جو سلسلہ 'شرق شناسی' سے شروع ہوا تھا۔(۵) اسلام اور مغربی ذرائع ابلاغ' میں ان مسائل و معاملات پر بات کی گئی ہے جو ایران میں امریکی یرغمالیوں کے واقعہ کے بعد ابھرے۔سعید مغربی میڈیا کے اس پہلو کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے جو وہ اسلامی دنیا کے بارے میں رکھتے ہیں۔سعید کا خیال ہے کہ اگر علم طاقت ہے تو وہ جو جدید مغربی میڈیا (سمعی،بصری و تحریری) پر کنٹرول رکھتے ہیں،سب سے طاقتور ہیں۔وہ

اس قابل ہیں کہ لوگوں کی پسند و ناپسند کو کنٹرول کریں۔ لوگ کیا چیزیں استعمال کریں اور کیسے استعمال کریں اور سب سے اہم یہ کہ انہیں کیا لازماً معلوم ہونا چاہیے اور کیا بالکل بھی نہیں معلوم ہونا چاہیے، وغیرہ متعین کر سکتے ہیں۔

آدمی کا وجدان اسے سوچنے، تجزیہ کرنے اور سوال کرنے پر ابھارتا ہے۔ اس کا وجدان اسے مذاہب کے متعلق سوچنے پر بھی مجبور کرتا ہے جو کہ ایک طرح سے اس کی انفرادیت ہے۔ یہاں آدمی اپنے دماغ سے کام لیتا ہے لیکن مغربی میڈیا چاہتا ہے کہ وہ ایسا نہ کرے۔ اس کی بجائے وہ اسے کسی خیال کو بغیر کسی تحقیق و جستجو کے ماننے اور اس کی حمایت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سعید کے مطابق یہ ایسا ہے کہ ایک شخص اپنی مرضی دوسرے پر تھوپے اور ایک شخص کو یہ اجازت دے کہ وہ دوسروں کو کنٹرول کرے۔ سعید مغربی میڈیا کی اس خاص قابلیت کا کہ جس کے بل بوتے پر وہ معلومات کو نادیدہ طریقے سے کنٹرول اور فلٹر کر کے جاری کرتا ہے، محاکمہ کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ وہی دکھاتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں کہ لوگ جانے اور جو ان کے خیال میں لوگوں کو نہیں معلوم ہونا چاہیے اسے روک لیتے ہیں۔ معلومات کے اس جدید دور میں سعید میڈیا کی اس حرکت پر اعتراض کرتا ہے جو معلومات کو اس طرح فلٹر اور بیان کرتا ہے۔

ایڈورڈ سعید اس کتاب میں دعویٰ کرتا ہے کہ مغربی میڈیا نے اپنی مرضی کے مطابق یہ طے کر لیا ہے کہ مغربی عوام کو اسلام اور مسلمانوں کے متعلق کیا بتانا ہے اور کیا نہیں بتانا ہے۔ مغربی میڈیا میں اسلام کو سخت گیر، غیر ترقی یافتہ، عقل دشمن، پابند، انتہا پسند، پسماندہ، دنیا کے تمام تنازعات کی بنیاد اور خطرناک مذہب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ سعید کے مطابق جدید مغربی ذرائع ابلاغ نہیں چاہتے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ اسلام میں مرد اور عورت کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اسلام جرم اور جرم کی وجوہات کی سختی سے بیخ کنی کرتا ہے۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جو علم کو سب سے زیادہ فضیلت دیتا ہے اور یہ کہ اسلام مضبوط روحانی اصولوں کا دین ہے اور اس کے اخلاقی اصول بھی پکے ہیں۔ معاشرتی سطح پر اسلام برابری اور بھائی چارے پر زور دیتا ہے۔ سیاسی لحاظ سے اسلام اتحاد اور انسانی حقوق کی بات کرتا ہے۔ معاشیات میں اسلام عدل اور انصاف کا پیرو ہے، نیز اسلام بیک وقت انتہائی روحانی اور عملی مذہب بھی ہے۔ سعید کا دعویٰ ہے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں غیر حقیقی اور جھوٹ پر مبنی پروپگنڈہ مسلسل مغربی میڈیا پر چل رہا ہے۔

'اسلام اور مغربی ذرائع ابلاغ' میں مغربی میڈیا کے تقریباً تمام اہم اداروں اور افراد کی پالیسیوں، رپورٹوں اور خبروں کا تذکرہ اور تجزیہ شامل ہے۔ ونٹیج ایڈیشن میں کتاب کے پہلے ایڈیشن کے بعد پیش آنے والے اہم واقعات کا جامع خلاصہ موجود ہے۔ یہاں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے سعید لکھتا ہے۔

> ان پندرہ برسوں کے دوران امریکا اور مغربی میڈیا نے مسلمانوں اور اسلام کو کچھ اس طرح سے کڑی تنقید کا نشانہ بنائے رکھا ہے کہ میں نے اپنی کتاب کی پہلی اشاعت میں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف جس مبالغہ آمیزی، نہ تبدیل ہونے والی سوچ اور رائے اور گہری دشمنی کا ذکر کیا تھا وہ ہیچ معلوم ہونے لگی ہے۔ (۶)

اس کے بعد ان پندرہ برسوں کے دوران پیش آنے والے حالات واقعات کا تفصیلی ذکر اور مغربی میڈیا، حکمرانوں

اور حکومتوں کی پالیسیوں پر سعید نے تفصیلی بحث کی ہے۔ چونکہ مغرب نے اسلام کو دہشت گردی اور ہائی جیکنگ جیسی کاروائیوں سے منسوب کر دیا ہے، جس کی وجہ سے مغرب میں ماہرین کی ایک ایسی فوج تیار ہو چکی ہے جس کا کام صرف اور صرف یہ ہے کہ میڈیا پر اسلام اور مسلمانوں کو سیاسی، ثقافتی، فکری، ذہنی اور عملی لحاظ سے دہشت گرد اور ہائی جیکر ثابت کریں۔ اس مغربی فکر کو پروان چڑھانے میں اسلامی دنیا کا بھی حصہ شامل ہے۔ سعید نے کچھ اہم واقعات کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ ۱۹۸۲ء میں بیروت میں امریکی سفارتخانے پر خودکش حملہ۔

۲۔ ۱۹۸۳ء میں بیروت کے فوجی بیرکوں میں ہونے والے بم دھماکے جس میں ۱۲۴۱ امریکی اور دیگر لوگ ہلاک ہوئے۔

۳۔ ۱۹۸۸ء میں پین۔ ایم کی فلائٹ ۱۰۳ سکاٹ لینڈ کے شہر لاکربی کے اوپر دوران پرواز اڑا دی گئی، اور ہلاکتوں کی تعداد ۲۷۰ تک جا پہنچی۔

۴۔ ۱۹۹۳ء میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں ہونے والا دھماکا وغیرہ۔ ان سب واقعات میں مسلمان ممالک یا تنظیمیں ملوث تھیں۔ کیونکہ انہوں نے ہر واقعے کے بعد یا تو ذمہ داری قبول کی یا پھر تحقیقات کے سرے ان تک پہنچے۔

کتاب کے تعارف میں سعید نے کتاب کا، اپنے موضوع اور مقصد کا اور مشن کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ سعید نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ کیوں اسلام اور خاص طور پر فلسطین یا مشرق کا دفاع کر رہا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کتنی ہے۔ اس کا موضوع کس قدر اہم، پر پیچ اور حساس ہے۔ نیز وہ یہ بھی بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کام میں اسے کتنی مصیبتیں جھیلنی پڑیں۔ کیونکہ مغربی میڈیا نے اسے بھی مسلمان، فلسطینی یا پھر مسلمانوں کا وکیل جان کر اپنی توپوں کا رخ اس کی طرف کیے رکھا۔ یہاں ہم سعید کی جرات و بے باکی اور ثابت قدمی کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ سعید ان سخت مشکل حالات میں بھی اپنے مقصد کے ساتھ ڈٹا رہا اور ہر وار کا نہ صرف بہادرانہ سامنا کیا بلکہ بھرپور دفاع بھی کیا۔ البتہ یہاں سعید عوامی نفسیات سے کھیلتے ہوئے مغربی میڈیا کی طاقت کا اعتراف کرتا ہے اور اسے اس آبشار سے تشبیہ دیتا ہے جو مسلسل پتھر پر گر رہی ہے اور آخر کار اس میں سوراخ کر دیتی ہے۔ لیکن سعید مایوس نہیں ہوا، وہ نقارخانے میں پیہم بولتا رہا اور اسے کچھ ہمنوا بھی میسر آ گئے۔ سعید نے مغربی میڈیا کے جن اہم اداروں کا کتاب میں ذکر کیا ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ۔ کومنٹری۔ نیویارک ریو آف بکس۔ فارن افیرز۔ دی نیوری پبلک۔ نیشنل ریویو۔ ورلڈ پالیسی جرنل۔ دی نیشنل انٹرسٹ۔ دی اٹلانٹک اور نیویارک ٹائم وغیرہ۔ ان کے علاوہ جامعات کی مطبوعات، نشریات، اہم نشریاتی ادارے جیسے اے بی سی۔ سی این این۔ فوکس۔ بی بی سی۔ فرانز ے۔ سکائی نیوز۔ وغیرہ کو خاص اہمیت دی ہے۔ ہالی وڈ کی فلمیں بھی سعید کے مطابق اس دوڑ میں شامل ہیں۔ ہالی وڈ کی ہر طرح کی فلموں مثلاً ڈراما۔ ڈاکومنٹری۔ سائنس فکشن، ایڈونچر، تھرل اور کارٹونوں میں بھی مسلمانوں کے ساتھ متعصّبانہ رویہ رکھا جاتا ہے۔

سعید نے ان متذکرہ بالا اداروں کی کئی تحریروں، مضامین کا محاکمہ کیا ہے اور ان کی معلومات اور باتوں کو غلط اور گمراہ کن ثابت کیا ہے۔ نشریاتی اداروں کے طریقہ کار پر سخت تنقید کی ہے کہ کیسے وہ بغیر سوچے سمجھے اور تحقیق کے ہر بری بات کو فوراً مسلمانوں سے جوڑ دیتے ہیں۔ اس ضمن میں اس نے کئی مثالیں شامل بحث کی ہیں۔ مثلاً کوئی ادارہ جب اپنا کوئی نمائندہ

کہیں رپورٹنگ کے لیے بھیجتا ہے تو یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ اسے وہاں کی ثقافت، تاریخ، رسم ورواج اور زبانوں سے واقفیت ہو لیکن مغربی ذرائع ابلاغ میں اس اصول کو بھی پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ ملر نامی صحافی تقریباً ۲۵ سال مشرق وسطی میں رہیں لیکن نہ تو اسے عربی آتی تھی اور نہ فارسی۔ اس پورے عرصے میں اس نے سارا کام مترجم کے بل بوتے پر چلایا۔(۷)

یہاں اس حقیقت کا اعتراف کیے بنا چارہ نہیں کہ بے شک سعید نے یا بعض دیگر مستشرقین نے سچ کا ساتھ دیا اور حقیقت سے پردہ اٹھانے کی کوششیں کی ہیں لیکن مشرق نے بالعموم اور مسلمانوں نے بالخصوص ایک طرح سے انہیں موقع بھی فراہم کیا ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ابھی تک اسلامی میڈیا اس قابل نہیں ہوا کہ مغربی میڈیا کو منہ توڑ جواب دے سکے۔ حالانکہ دولت کی مسلمانوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔ مسلمان ملکوں میں تعلیم، ٹیکنالوجی وغیرہ پر بھی قابل ذکر توجہ نہیں دی جاتی۔ اکثر ممالک میں آمریت نافذ ہے اور عوام بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ www.britannica.com/EBchecked/topic/516540/Edward-Said، ۷ اپریل، ۲۰۱۱ء

۲۔ www.wikipedia.com/coveringislam/html، ۷ اپریل، ۲۰۱۱ء

۳۔ محمد عباس (مترجم)، (دیباچہ)، شرق شناسی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

۴۔ یاسر جواد (مترجم)، (دیباچہ)، ثقافت اور سامراج، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۹ء

۵۔ ایڈورڈ سعید، اسلام اور مغربی ذرائع ابلاغ، ظہیر جاوید (مترجم)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء، صفحہ ۴۹

۶۔ ایڈورڈ سعید، اسلام اور مغربی ذرائع ابلاغ، ایضاً صفحہ ۲

۷۔ ایڈورڈ سعید، اسلام اور مغربی ذرائع ابلاغ، ایضاً صفحہ ۲۵